بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل لاہور — ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲ ½ "
فی پرچہ ۱ آنہ

یوم یکشنبہ

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ — ۶ صلح ۱۳۳۱ ہش — ۶ جنوری ۱۹۵۲ء — نمبر ۶

سندھ میں عام انتخابات ملتوی کر دئیے جائینگے؟

کراچی ۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنر سندھ مسٹر دین محمد صوبے میں عام انتخابات ملتوی کر دینے کی تجویز پر غور کر رہے ہیں۔ اسبارے میں عنقریب وہ اپنے فیصلے کا اعلان کر دیں گے۔ عام خیال یہی ہے کہ اسمبلی کے اچانک توڑ دئیے جانے اور ۹۲ الف نافذ ہو جانے کے باعث انتخابات کا التوا ضروری سمجھا گیا ہے۔ سابقہ پروگرام کے مطابق سندھ میں عام انتخابات مارچ کے تیسرے ہفتہ

چرچل امریکہ پہنچ گئے

واشنگٹن ۵ جنوری۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ونسٹن چرچل صدر ٹرومین سے بات چیت کرنے کے لئے امریکہ پہنچ گئے ہیں

کشمیر سے فوجیں ہٹانے کے متعلق اختلافات دور کرانے کا کام سلامتی کونسل خود اپنے ہاتھ میں لے (ظفر اللہ خاں)

کراچی ۵ جنوری۔ وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے آج پیرس روانہ ہونے سے قبل ایک ملاقات میں اسبات پر زور دیا کہ کشمیر سے فوجیں ہٹانے کے بارہ میں ہندوستان اور پاکستان کے اختلافات دور کرانے کا کام سلامتی کونسل خود اپنے ہاتھ میں لے لے۔ آپ نے فرمایا سلامتی کونسل کے نامزد نمائندے اختلافات دور کرانے میں ناکام ہو چکے ہیں۔ اب کونسل کے لئے یہی راستہ باقی رہ گیا ہے کہ وہ اس معاملے کو خود اپنے ہاتھ میں لے کر اس کا کوئی فوری اور مؤثر حل تلاش کرے۔ آپ نے مزید فرمایا ممکن ہے کہ سلامتی کونسل متنازعہ فیہ امور کے بارے میں ہندوستان و پاکستان سے ثالثی قبول کرنے کو کہے۔ لیکن ثالثی کے ذریعہ کامیابی کا امکان جبھی ہو سکتا ہے کہ ہندوستان اپنا سابقہ رویہ تبدیل کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ سلامتی کونسل نے گذشتہ سال ثالثی کے ذریعہ فیصلہ کرانے کی جو تجویز منظور کی تھی۔ ہندوستان اسے نامنظور کر چکا ہے۔ دوسرا راستہ یہ ہے کہ ریاست سے فوجیں ہٹانے کے متعلق ڈاکٹر گراہم نے جو تجویز پیش کی ہے۔ سلامتی کونسل اس پر عملدرآمد کرائے۔ دوران گفتگو میں آپ نے خیال ظاہر کیا کہ شاید آئندہ اقدام کے فیصلے کے لئے برطانیہ اور امریکہ کوئی متحدہ قرارداد پیش کریں آپ نے مزید فرمایا اس بارے میں کہ ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ پیش ہونے پر پاکستان کیا موقف اختیار کرے گا۔ آخری فیصلہ ہو چکا ہے لیکن آپ نے اس فیصلے پر کوئی روشنی نہیں ڈالی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میں سلامتی کونسل کا اجلاس جلد طلب کرنے پر زور دونگا پہلے کشمیر کے مسئلہ پر ۱۰ جنوری کو بحث ہونی تھی لیکن اسبات کا امکان ہے کہ شاید جلسہ کے انعقاد میں کچھ تاخیر ہو جائے۔ مجھے اس تاخیر کے بارے میں شبہات ضرور ہیں۔ لیکن فی الحال میں ان کا تذکرہ مناسب نہیں سمجھتا۔

مہاجرین کی آبادکاری کیلئے ۱۲ کروڑ پینسٹھ لاکھ روپے کی رقم مخصوص کر دی گئی

کراچی ۵ جنوری۔ وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے آئندہ پندرہ ماہ کے اندر اندر صوبوں اور ریاستوں میں مہاجروں کی آبادکاری کے لئے ۱۲ کروڑ ۶۵ لاکھ روپے کی مخصوص کی ہے۔ اس میں سے ۴ کروڑ ۶۵ لاکھ روپے مہاجر ٹیکس کے ذریعہ جمع ہوتے ہیں۔ ۵ کروڑ کی رقم مہاجرین کی آبادکاری کے لئے مرکزی بجٹ میں پہلے سے منظور شدہ ہے علاوہ ازیں تین کروڑ روپیہ اس غرض کے تحت مرکز نے لبطور قرض دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ مہاجر ٹیکس اور بجٹ کی منظور شدہ رقوم تمام صوبوں اور ریاستوں میں تقسیم کر دی جائینگی۔ اس میں سے پنجاب کو تین کروڑ روپے ملیں گے نیز تین کروڑ کی اس رقم میں سے جو لبطور قرض دی جائے گی۔ پنجاب کو ۱½ کروڑ سرحد کو ایک کروڑ اور سندھ کو پچاس کروڑ روپے ملیں گے۔ یاد رہے گذشتہ جمعرات کو مہاجر ٹیکس کمیٹی نے اپنے اجلاس میں وزیر اعظم کو یہ اختیار دیا تھا۔ کہ وہ مہاجر ٹیکس کے ذریعہ جمع شدہ رقم اور مرکز کی دیگر امدادی رقوم کو جس طرح مناسب خیال فرمائیں۔ صوبوں اور ریاستوں میں تقسیم کر دیں یہ امر قابل ذکر ہے کہ وزیر اعظم نے کشمیری مہاجرین کی آبادکاری کے لئے بھی ایک کروڑ روپے کی رقم مخصوص فرمائی ہے۔

عالمی بنک کے وفد کو معائنہ کی اجازت مل گئی

تہران ۵ جنوری۔ ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق نے اب عالمی بنک کے وفد کو آبادان میں تیل کے کارخانوں کا معائنہ کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ پہلے خبر آئی تھی کہ ڈاکٹر مصدق عالمی بنک کے نمائندوں کو معائنہ کرنے کی اس وقت تک اجازت نہیں دینا چاہتے۔ جب تک کہ ان کی پیشکردہ تجاویز کے بارے میں واشنگٹن سے وضاحت موصول نہ ہو جائے۔

پانچ طاقتوں کی پیشکردہ قرارداد منظور ہو گئی

پیرس ۵ جنوری۔ آج جنرل اسمبلی کی سیاسی کمیٹی نے پانچ طاقتوں کی پیشکردہ قرارداد منظور کر لی۔ اس میں سفارش کی گئی ہے کہ جنوبی افریقہ میں ایشیائی باشندوں کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے۔ اس کے متعلق جنوبی افریقہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان سمجھوتہ کرانے کے لئے تین ممبران پر مشتمل ایک کمیشن مقرر کیا جائے۔

ایران کے وزیر داخلہ مستعفی ہو گئے

تہران ۵ جنوری۔ ایران کے وزیر داخلہ تیمور خلیلی مستعفی ہو گئے ہیں۔ ان کے استعفے کی وجوہات کا ابھی علم نہیں ہو سکا۔

سرطان کا خاطر خواہ علاج

روم ۵ جنوری۔ ایک اطالوی ڈاکٹر نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے ایک ایسا انجکشن ایجاد کر لیا ہے۔ کہ جس سے سرطان کا خاطر علاج ہو سکتا ہے۔

امریکہ اور ہندوستان کے درمیان سمجھوتہ

واشنگٹن ۵ جنوری۔ امریکہ اور ہندوستان کے درمیان ایک سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ اس کی رو سے امریکہ جون کے آخر تک ہندوستان کو ۵ کروڑ ڈالر کی امداد دے گا۔ تاکہ وہ اپنے ترقی کے منصوبوں کو تیزی سے عملی جامہ پہنا سکے

سانحہ قتل کے تحقیقاتی کمیشن میں چار مزید گواہوں کے بیانات

لاہور ۵ جنوری۔ قائد ملت خان لیاقت علیخاں کے سانحہ قتل کے تحقیقاتی کمیشن نے آج صبح چار مزید گواہوں کے بیانات سنے۔ ان میں سے عنایت علی اور سیف علی کی گواہی بند کمرے میں لی گئی۔ یہ دونوں سیالکوٹ اور لاہور ڈسٹرکٹ جیل کے قیدی ہیں۔ انہوں نے کمیشن کے سامنے خفیہ گواہی دینے کی خود پیشکش کی تھی۔ بعد میں کمیشن نے غلام مرتضیٰ کا بھی بیان لیا۔ وہ سانحہ کے وقت راولپنڈی میں سپرنٹنڈنٹ سی آئی ڈی کے عہدے پر فائز تھے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا اس موقعہ پر دو جماعتوں کی طرف سے خطرہ تھا۔ اسلئے میں نے حکم دیا تھا کہ ان کی کڑی نگرانی کی جائے۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا کراچی سے اس قسم کی اطلاع موصول ہوئی تھی کہ قائد ملت کی جان خطرے میں ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ انہیں اس کا کوئی علم نہ تھا مذکورہ بالا گواہوں کے علاوہ آج قاتل سید اکبر کی ملازمہ شہزادی کا بیان بھی قلمبند کیا گیا۔ اس نے بتایا کہ وہ سید اکبر کے ہاں تین سال سے ملازم تھی۔ لیکن اس واقعہ سے ڈیڑھ ماہ قبل ملازمت چھوڑ کر چلی گئی تھی اس نے مزید بتایا کہ سید اکبر کا کوئی خاص دوست نہیں تھا البتہ چند ماہ قبل ایک پیر صاحب ایبٹ آباد آئے تھے سید اکبر نے انہیں کھانے پر مدعو کیا تھا۔ کمیشن کا آئندہ اجلاس ۹ جنوری کو منعقد ہو گا۔

سرحد میں مہاجرین کی آبادی مکمل ہو چکی ہے (عبد القیوم)

پشاور ۵ جنوری۔ سرحد کے وزیر اعلیٰ خان عبد القیوم خاں نے آج ایک پریس کانفرنس میں اس امر کا انکشاف کیا کہ صوبہ سرحد میں مہاجرین کی آبادکاری مکمل ہو چکی ہے۔ انہوں نے عوام کی حالت بہتر بنانے کے سلسلے میں حکومت کے بعض اقدامات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا جرمان رئیسن نے مرکزی آمدنی کی نئی تقسیم کے متعلق جو سفارشات کی ہیں۔ ان کے نتیجے میں سرحد کو جو روپیہ ملے گا۔ اس سے عوام کی حالت بہتر بنانے میں مزید مدد ملے گی۔ حکومت نے حکمنامے کے ذریعہ جو زرعی اصلاحات نافذ کی تھیں۔ ان سے صوبے کی ۳۲ لاکھ آبادی میں سے ۱۰ سے ۱۲ لاکھ آبادی کو فائدہ پہنچ چکا ہے۔ ان اصلاحات کو باقاعدہ قانونی شکل دینے کے لئے اسمبلی کے آئندہ سیشن میں ایک بل پیش کیا جائے گا۔ سرخ پوشوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا حکومت خان عبد الغفار خاں کو رہا کرنے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ وہ یقین دلائیں کہ انہوں نے پاکستان کا قیام غیر مشروط طور پر تسلیم کر لیا ہے حقیقت یہ ہے کہ ان کی اپنی روش میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

امام کی اطاعت پورے جوش اور اخلاص کیساتھ کرو

"میں خدا تعالےٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کسی امر کا اشارہ ہوتا ہے۔ اور وہ تعمیل کرنے کے لئے تیار۔ حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے واسطے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو۔" (الحکم ۱۳ر جولائی و ۱۰ر اگست ۱۹۰۲ء)

دین کی راہ میں مخالفت ازدیاد ایمان کا موجب ہوتی ہے

ضلع سلہٹ کے موضع چوڈولاڈیہ کے ہمارے ایک نومبایع بھائی عبدالشہید صاحب کو گزشتہ مارچ میں مخالفین نے دو دفعہ زد و کوب کر کے شدید طور پر زخمی کر دیا۔ اور طرح طرح کے منصوبے بنا کر انہیں پولیس کے حوالے کرنے کی کوشش کی۔ مگر خدا کے فضل سے وہ ان تمام منصوبوں میں ناکام رہے۔ لوگوں کو دھمکایا گیا۔ کہ کوئی شخص فصل کاٹنے میں ان کی مدد کے لئے نہ جائے۔ مگر خود ہی سازش کر کے ان کی اڑھائی ایکڑ تیار فصل کاٹ کر زبردستی اٹھا کر وہ اپنے گھروں کو لے گئے۔ اور ان کے گھر کو بھی آگ لگا کر خاکستر کر دیا۔

سب ڈویژنل آفیسر صاحب نے موقعہ پر جا کر حالات کا بچشم خود ملاحظہ فرمایا۔ اور شرارت کنندگان کا جرم ثابت کرتے ہوئے انہیں تنبیہہ کی کہ فوراً ان کی کاٹی ہوئی فصل انہیں واپس کی جائے۔ اور ان کا گھر دوبارہ اسی طرح تعمیر کر کے دیا جائے۔ اور اگر آئندہ کوئی شرارت ہوئی۔ تو اس کی ساری ذمہ واری انہیں پر ہوگی۔ مخالفین نے تعمیل حکم کا وعدہ کیا۔ عدالت نے زد و کوب کرنے والے چار ماخوذین میں سے ہر ایک کو تین تین ماہ قید سخت اور پچاس پچاس روپے جرمانہ کی سزا دی ہے۔ مجرمین اس فیصلہ کے خلاف اپیل کی ہے۔

ہمارے بھائی عبدالشہید صاحب کو معاندین کی طرف سے پیدا کردہ متواتر کئی قسم کی مشکلات اور آزمائشوں میں سے گزرنا پڑا ہے۔ ہر قدم اور ہر مشکل پر ان کا ایمان بڑھا ہی ہے۔ ان کے علاقہ میں اب مخالفت ختم ہو چکی ہے۔ اور لوگ شوق سے تبلیغ سنتے ہیں۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ انہیں استقامت بخشے۔ اور وہی ان کا حافظ و ناصر ہو۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

اظہار تشکر

مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ شہر نے مجلس مرکزیہ ربوہ کو مندرجہ ذیل تحائف پیش کئے ہیں۔ جس کے لئے مجلس مرکزیہ مجلس سیالکوٹ شہر خصوصاً اس کے قائد بابو محمد اقبال صاحب کی تہ دل سے ممنون ہے۔

فجزاھم اللہ تعالےٰ

ایک والی بال مکمل۔ ایک والی بال نیٹ۔ اونچی چھلانگ کے پولز ایک جوڑی

موصی احباب کیلئے ضروری اعلان

ریزولیوشن ۶۳ مورخہ ۱۹۵۱ء میں صدر انجمن نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ

"ہر موصی کو اس کی اصل آمدنی سال گزشتہ معلوم کرنے کے لئے فارم بھیجا جائے۔ اور ایک نقل امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کو بھیجی جائے۔ تاکہ وہ موصی سے فارم پُر کرا کے ارسال فرمائیں اور اگر ایک ماہ کے اندر جواب نہ آوے۔ تو دوبارہ موصی کو یہ فارم بذریعہ رجسٹری بھیجا جائے اور امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کو اطلاع دی جائے۔ کہ فلاں موصی کو فارم براہ راست اور آپ کی معرفت بھیجا گیا تھا۔ مگر وہ فارم پُر ہو کر نہیں آیا۔ اب دوبارہ فارم بذریعہ رجسٹری موصی کو بھجوایا گیا ہے۔ آپ ان سے فارم پُر کروا کر جلد ارسال کرا دیں۔ اگر پھر بھی ایک ماہ کے اندر فارم پُر ہو کر نہ آئے۔ تو موصی کو بقایا دار تسلیم کرتے ہوئے اس کی وصیت منسوخی کے لئے مجلس کارپرداز میں پیش کر دی جائے۔"

اس قاعدہ کے مطابق ہر موصی کو بجٹ فارم بھیجے گئے ہیں۔ بعض عدم پتہ ہو کر واپس آ گئے ہیں پس جن موصی حضرات کو یہ فارم نہ ملا ہو۔ وہ اپنا صحیح پتہ جلد سے جلد تحریر فرمائیں۔ تاکہ ان کو یہ فارم بھجوایا جاوے۔ اور جن کے فارم وصول ہو گئے ہیں۔ ان کو سالانہ حساب بھیجا جا رہا ہے۔ جن احباب کے ذمہ بقایا ہو۔ وہ اپنا بقایا ۳۰/۴/۵۲ تک بالکل صاف فرما دیں۔ تاکہ حساب صاف ہو جائے۔ اور یہ بقایا آگے نہ چلے۔ صدر انجمن احمدیہ کا سال ۳۰/۴/۵۲ کو ختم ہو گا۔ ہر موصی کو چاہیئے کہ روپیہ ایسے وقت میں ارسال فرمایا کریں کہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں ۳۰/۴/۵۲ تک پہنچ سکے۔ ۱/۵/۵۲ کی وصول شدہ رقم اگلے سال میں شمار ہو گی۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

اشیاء کی گمشدگی

(۱) ربوہ سے ۲۹/۱۲/۵۱ کو صبح ۸ بجے خیبر ایکسپریس پر سوار ہوتے وقت میرا ایک بستر گم ہو گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملا ہو۔ تو پتہ ذیل پر اطلاع دیویں۔ بستر کا حلیہ یہ ہے۔ ہرے رنگ کے بستر بند میں لپٹا ہوا ہے اندر لحاف سرہانہ سفید کھیس تین جوڑے کپڑے دھلے ہوئے اور ایک میلی چادر ایک میلی قمیص۔ پرانی جناح کیپ۔

ملک عزیز محمد وکیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں

(۲) جلسہ کے بعد ربوہ سے واپسی پر ایک لحاف ایک تھالی اور ایک دو سر راستہ میں بس پر سے گر گئے ہیں جن صاحب کو ملے وہ مجھے اطلاع دیں۔ تاکہ میں خود حاضر ہو کر لے جاؤں۔

مستری محمد علی ساکن بھٹی ڈاکخانہ شرقپور ضلع شیخوپورہ

درخواست ہائے دعا

(۱) محترمہ بیگم صاحبہ بابو عبدالرحمٰن صاحب ایم۔ اے بعارضہ بلڈ پریشر قریباً تین ہفتے سے سخت بیمار اور صاحب فراش ہیں۔ احباب کرام صحت کے لئے دعا فرمائیں (۲) نثار احمد صاحب مرزا راولپنڈی کے بڑے بھائی مرزا بشیر احمد صاحب گزشتہ چار سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ انہیں پیٹ کی تکلیف اور بواسیر ہے۔ اور آجکل C. M. H راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ چند یوم تک ان کے پیٹ اور بواسیر کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اپریشن کامیاب ہو۔

دعائے مغفرت

(۱) میری نانی اماں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ اور موصیہ تھیں۔ تقریباً ۷۵ سال کی عمر پا کر ۲۴ر دسمبر کو وفات پا گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کو امانتاً ربوہ دفن کی گیا۔ جنازہ میں بہت ہی کم احباب موجود تھے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ غائبانہ جنازہ پڑھیں اور ان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

حکیم عبدالقدیر کاغانی (قادیان) حال سید مٹھا بازار لاہور

(۲) چوہدری لبھو صاحب حجام ساکن محلہ دارالانوار قادیان حال چک ۱۱/۶ ضلع منٹگمری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

محمد طفیل ابن چوہدری لبھو صاحب حجام

(۳) ۱۶/۱۲/۵۱ کی رات کو پونے دس بجے حبیب اللہ صاحب گوجرانوالہ کے والد صاحب جناب ڈاکٹر احمد دین صاحب افریقی تین ماہ کی علالت کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ اس لئے گوجرانوالہ میں امانتاً دفن کئے گئے ہیں۔ احباب کرام ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں

بقیہ لیڈر صفحہ ۳

کرتی ہے۔ ایک مومن کو ہر وقت آخرت کا خیال رکھنا چاہیئے" (کوثرہ جنوری ۱۹۵۲ء)

اس کے علاوہ آپ نے اسی ضمن میں مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اور اصول کو بھی کسی قدر بڑے کے ساتھ اپنانے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اور وہ ہے۔ دنیا پر آخرت کو مقدم رکھنا جو مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں اس طرح ہے۔ کہ ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے۔ یہ دونوں باتیں ایسی ہیں جو براہ راست آپ نے احمدیت سے مستعار لی ہیں۔ کاش کہ آپ خود پرستی کو چھوڑ کر پورے پورے احمدیت کی روشنی میں آ جائیں۔ تاکہ خود بھی اور بہتوں کی گمراہی کا باعث بننے سے بچ جائیں (باقی)

روزنامہ الفضل لاہور

٥ جنوری ١٩٥٢ء

تعلق باللہ کی تلقین

مودودی صاحب اپنی قلم رانی کے زور میں اسلام۔ اسلام کے خدا تعالےٰ اور اسلام کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے لادینی کی سرحدوں میں اتنے دور نکل گئے ہوئے ہیں کہ اب ان کے لئے واپسی سخت مشکل ہو گئی ہے۔ آپ نے احمدیت کی نقل میں جماعت بندی کا بیڑا تو اٹھالیا مگر اپنی لادینی ذہنیت کے تقاضوں کی وجہ سے اس کو سنبھالنے میں انہیں سخت ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ چونکہ آپ سیاست کے چور دروازہ سے اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ نے جب اسلام کا نظارہ کیا۔ تو آپ کو اسلام کا ہر گوشہ سیاست آلودہ نظر آیا۔ یہاں تک کہ آپ کو اسلام کا منتہائے مقصود ہی سوائے جبر و اکراہ کے حکومت الٰہیہ قائم کرنے کے اور کچھ نہ سوجھا۔ آپ نے یورپ کی زمانہ حال کی لادینی تحریکوں کو اسلام کی رگ رگ میں سمونا چاہا۔ اور اسکو بھی محض ایک "ازم" کی صورت دے دی۔

جب آپ صراط مستقیم سے بھٹک کر ایک بے نام و نشان پگ ڈنڈی پر چل پڑے۔ تو ضرور تھا کہ آپ اپنی خود ساختہ بھول بھلیوں میں آوارہ ہوتے۔ اور اس سے نکلنے کا رستہ نہ پا کر بوکھلا جاتے۔ آپ نے صرف صدر اول کی تاریخ کو مسخ نہیں کیا۔ بلکہ قرآن کریم کی روشن آیات میں بھی اپنے الٹ پلٹ معنی ڈالنے شروع کر دیئے ہیں۔ مثلاً قرآن کریم میں تو لکھا ہے۔ کہ لست علیھم بمصیطر۔ یعنی اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو لوگوں پر خدائی فوجدار نہیں ہے۔ آپ نے کہا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اسلامی جماعت خدائی فوجداروں کی جماعت ہے۔ قرآن کریم تو کہتا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام مبشرین ہوتے ہیں۔ اور موعظہ حسنہ سے لوگوں کو اللہ تعالےٰ کی طرف بلاتے ہیں۔ مگر آپ نے کہا اسلامی جماعت کوئی واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں ہوتی۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں تو یہ فرمایا ہے کہ چونکہ کفار مومنوں کو اذیتیں دیتے ہیں۔ ان کو گھروں سے نکال دیا ہے۔ اور ان پر بڑھ چڑھ کر آتے ہیں۔ اور ان سے ناحق قتال کرتے ہیں۔ فتنہ و فساد برپا کرتے ہیں۔ اس لئے ان کا دفاع کرو۔ اُن سے اس وقت تک لڑو۔ جب تک فتنہ فرو نہ ہو جائے۔ اور اگر وہ لڑنا چھوڑ دیں تو تم بھی ہاتھ سے تلوار رکھ دو۔ مگر مودودی صاحب نے کہا کہ نہیں یہ غلط ہے۔ اسلام میں جارحانہ اور دفاعی لڑائی کا کوئی قصہ نہیں۔ بلکہ جہاد یہ ہے کہ خواہ کسی ملک نے تم پر چڑھائی کی ہو یا نہ کی ہو۔ تم کو کوئی تکلیف دی ہو یا نہ دی ہو۔ اول تو انہیں تبلیغ کی ضرورت ہی نہیں۔ مگر اگر تم تبلیغ کی غلطی کر بیٹھے ہو۔ تو اب یہ انتظار کرنے نہ بیٹھ جاؤ کہ تمہارے تبلیغی خطوں کا کیا اور کب جواب آتا ہے۔ اور تمہاری دعوت کا کیا اثر ہوتا ہے وہ قبول کرتے ہیں یا نہیں کرتے۔ اب اس غلطی کا علاج یہی ہے کہ وقت ضائع نہ کرو۔ اور ان پر فوراً ہلہ بول دو۔ آپ نے بڑے زور سے فرمایا کہ رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفائے راشدین رضؓ نے تو ایسا ہی کیا تھا۔

مودودی صاحب نے کہا الامام المہدی ضرور آنا ہے خواہ آج ہی آجائے یا آسمان کی ہزاروں گردشوں کے بعد آئے۔ آئیگا ضرور کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے آنے کی زبردست پیشگوئیاں کی ہوئی ہیں۔ مگر وہ پرانے زمانے کے ہتھیار نیزہ۔ تیر اور تلوار لے کر نہیں آئے گا۔ آج کی دنیا میں یہ ہتھیار ناکارہ ہو چکے ہیں وہ جدیدوں کا جدید ہوگا۔ اس لئے اس کے پاس جدید ترین قسم کا سامان ہلاکت ہوگا۔ اگر ائمۂ کفر کے پاس ایٹم بم ہوں گے تو اس کے پاس ہائیڈروجن بم ہوں گے۔ یا اس سے بھی بڑھ کر تباہ کرنے والی کوئی چیز ہوگی۔ زمین اپنے سارے خزانے کھول دے گی۔ اور آسمان اپنی تمام برکات کی بارش کرے گا۔ اس طرح ائمۂ کفر سے میدان مارتا ہوا وہ ایک مذہب فکر اٹھائے گا۔ کہ ایک طرف تو وہ تمام اسلامی علوم کا ماہر ہوگا۔ اور دوسری طرف تمام مادی طاقتیں اس کے قبضہ میں ہونگی البتہ اسکو اگر کوئی علم نہیں ہوگا تو اپنا نہیں ہوگا۔ یعنی اسکو یہ ہرگز خبر نہ ہوگی کہ وہی الامام المہدی ہے جس کی خبر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبردست پیشگوئیوں میں دی گئی ہے۔ احادیث نبوی کا یہ حصہ اللہ تعالےٰ اس کی نگاہ سے اوجھل کر دیگا اور جو نشانات قرآن کریم اور احادیث نبوی میں اس کے بتائے گئے ہیں۔ ان کی اسے خبر نہیں دی جائے گی۔ ورنہ وہ اپنے الامام المہدی ہونے کا دعوےٰ کرے گا۔ اور یہ بات ہمیں پسند نہیں ہے۔ کہ نبی کے سوا کوئی دعوےٰ کرے۔ ایسا دعوےٰ کرنے والا اور اسکو ماننے والے ہماری رائے میں سب پست خیال ہوتے ہیں۔ البتہ وہ جب فوت ہو جائے گا۔ تو سب پکار اٹھیں گے کہ یہ تھا وہ الامام المہدی جس کے آنے کی خبر شروع سے لے کر انبیاء علیہم السلام دیتے چلے آئے تھے۔

مودودی صاحب نے اپنی خود ساختہ لادینی بھول بھلیوں میں اسلام اور اس کی ترقیوں کے متعلق یہی کچھ دیکھا اور سوچا اور تصنیفات پر تصنیفات شائع کیں جو بازار میں بہت بکیں اور اب تک بھی چلی جا رہی ہیں۔ لیکن آپ نے جو بھی عملی قدم اٹھایا۔ اس میں سخت زک اٹھائی آپ نے پاکستان کو روکنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ اور یہاں تک کہہ دیا کہ ہم نے کلکتہ کا ٹکٹ خرید لیا ہوا ہے ہم کراچی میل پر کس طرح سوار ہو جائیں؟ مگر جب پاکستان معرض وجود میں آگیا۔ تو آپ کچھ ایسے بوکھلا گئے کہ کلکتہ کا جو ٹکٹ خریدا تھا اسے بدلوانا بھی بھول گئے۔ اور کراچی میل پر سوار ہو کر یہاں پہونچ گئے۔ یہاں پہونچنے پر آپ نے یہ سوچ کر کہ پاکستانی یہاں ضرور قرآن کریم کی حکومت قائم کریں گے۔ کیونکہ قائد اعظم کئی بار یہ اعلان کر چکے تھے۔ آپ نے اپنی قسم کی اسلامی حکومت کے مطالبہ کی نعرہ بازی شروع کر دی اور جب آپ کی کسی نے نہ سنی۔ اور اسلام کے صحیح اصولوں کے مطابق قرارداد مقاصد پاس ہوگئی۔ تو آپ نے کھسیانے ہو کر یہ شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ دیکھا ہماری ہمت کہ پاکستان کو کلمہ پڑھا ہی دیا۔

پھر آپ نے کہا کہ آؤ ہم انتخاب لڑیں چنانچہ آپ انتخاب لڑے۔ اور اس میں سخت ہزیمت اٹھائی۔ قوم کا لاکھوں روپیہ تباہ ہو گیا۔

عملاً آپ زک پر زک اٹھاتے چلے جاتے ہیں۔ مگر قلمی اور لسانی طور پر ہارے ہوئے شاطر کی طرح آپ اپنے دل کو اور اپنے حلقہ بگوشوں کو طفل تسلیاں دیتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں کراچی میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ہے۔

"ہم سیلاب کا مقابلہ سیلاب بن کر کرنے کے قائل ہیں ہم یہاں ایک جوابی سیلاب چاہتے ہیں"۔

یہ فقرے کتنے شاندار ہیں مگر جب آپ کے عمل کے بچپنا پن سے اس کا موازنہ کیا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک خوفزدہ کمسن بچہ اندھیرے میں گھبرا کر اپنے کو دلیری دینے کے لئے اور اپنے آپ کو بہادر ثابت کرنے کے لئے اپنی بزدلی چھپانے کے لئے بلند آواز سے گانے لگتا ہے۔ احساس کمتری کا یہ شاہکار دیدنی ہے۔۔۔ ۔۔۔ مگر

جہاں آپ نے کراچی میں اپنے لادینی طریق کار کی شکست کا اس غیر معلوم طرز سے اعتراف کیا ہے اور ہم کو اس کا بڑا افسوس ہے کہ آپ آج تک نہ صرف بے کار جدوجہد ہی کرتے چلے آئے ہیں۔ بلکہ اسلام کے رستہ میں روکاوٹ بنتے رہے ہیں وہاں ہمیں یہ دیکھ کر خوشی بھی ہے کہ اس کمال ناکامی کے لمحوں میں بھی آپ کو احمدیت سے چند روشنی کی شعاعیں مستعار لینے کا ہوش باقی ہے۔

ہم نے الفضل میں کئی بار آپ کو اور آپ کی جماعت کو یاد دلایا ہے۔ کہ جس خدا کی حکومت قائم کرنے کے لئے آپ اٹھے ہیں کبھی اس سے بھی مشورہ کیا ہے یا نہیں؟ مثلاً کیا آپ کو تعلق باللہ حاصل ہے۔ مگر آپ ہمیشہ "اونہہ" کہہ کر منہ پھیر لیتے رہے ہیں۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کے بعض افراد نے احمدیت سے متاثر ہو کر آپ کو اس بنیادی خامی سے مطلع کرنے کے لئے زور سے جھنجھوڑا ہے۔ چنانچہ آپ نے کراچی کے اجتماع کے آخر میں جو ہدایات اپنی جماعت کو دی ہیں۔ ان میں تعلق باللہ پیدا کرنے کی بھی ہدایت فرمائی ہے۔ یہ ایک نئی کرن ہے۔ جو آپ کے لادینی اندھیروں میں چمکی ہے۔ اگرچہ وہ تعلق باللہ کی ماہیت سے خود بھی نابلد ہیں۔ لیکن یہ مقام شکر ہے۔ کہ زبان پر تو ذکر شروع ہو گیا۔ اس لئے امید بندھتی ہے کہ کسی دن آپ ضرور اس کی حقیقت کو بھی پالینگے اور جو مایوسیاں انہیں اپنے لادینی طریق کار میں حاصل ہوئی ہیں۔ ان سے آپ ضرور سبق سیکھیں گے۔ چنانچہ آپ نے ہدایت دی ہے کہ

"(١) سب سے پہلی چیز جس کی میں آپ کو تلقین کروں گا۔ وہ تعلق باللہ ہے یہ ایسی چیز ہے جسے ہر شے پر تقدم حاصل ہے۔ جب ہم اس کام کو قومی ملکی یا خاندانی غرض سے نہیں کر رہے۔ تو پھر ہماری ساری کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ اللہ سے ہمارا تعلق مضبوط ہو کام میں سرگرمی اسی سے پیدا ہوتی ہے۔ کہ تعلق گہرا ہو"۔

"دوسری چیز دنیا پر آخرت کو ترجیح دینا ہے۔ دنیا ایک مادی چیز ہے۔ اور آخرت ایک غیر مرئی شے ہے۔ مؤخر الذکر کے متعلق جو اعتقادی جذبہ ہے۔ وہ ہر وقت خطرے میں ہے کیونکہ دنیا کی طلب آخرت پر چھا جایا

(باقی دیکھیں صہ کالم ٣ پر)

سرزمین ربوہ میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۱۹۵۱ء

بزرگانِ سلسلہ کی اہم تقاریر

دوسرے دن کے تیسرے اجلاس کی روئداد

(مرتبہ شیخ محمد احمد پانی پتی)

تقریر مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر

دوسرے روز کا تیسرا اجلاس بعد نماز مغرب و عشاء بوقت سات بجے شب زیر صدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب منعقد ہوا۔ سب سے پہلے مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر نے امت محمدیہ کے لئے مسیح محمدی کے آنے کی بشارت تھی نہ کہ مسیح بنی اسرائیل کی کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتلایا کہ یہ عنوان دو امور پر مشتمل ہے

(۱) حضرت عیسٰے علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں نہیں آ سکتے اور دوسرے ان کے متعلق بشارت بھی نہیں ہے۔

(۲) آنے والے موعود کی بشارت امت محمدیہ میں سے کسی شخص کے لئے ہے آپ نے قرآنی آیت وعد اللّٰہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا و من کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون پیش کر کے بتلایا کہ اس آیت میں امت محمدیہ کے افراد کو خدا تعالےٰ نے ایک عظیم الشان وعدہ دیا ہے وہ یہ ہے کہ آئندہ صرف امت محمدیہ میں سے ہی خلیفے آئیں گے باہر سے نہیں۔

ابن مریم کے آنے کی بشارت

حضرت عیسٰے علیہ السلام کیلئے نہیں ہے

حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ آنے کے متعلق آپ نے مندرجہ ذیل دلائل پیش کئے

(۱) حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق صاف طور پر قرآن کریم میں آتا ہے ورسولا الی بنی اسرائیل کہ آپ بنی اسرائیل کی طرف رسول تھے۔ خود حضرت مسیح علیہ السلام بھی فرماتے ہیں

"میں اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کی طرف نہیں بھیجا گیا"

(۲) دوسری طرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے۔ وما ارسلناک الا کافۃ للناس کہ ہم نے آپ کو تمام دنیا کے لئے بھیجا ہے خواہ وہ کسی قبیلہ کسی ملک اور کسی زمانہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ سو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک ایسا شخص جو صرف بنی اسرائیل ہی کی طرف مبعوث ہو وہ ایسے شخص کی امت کی اصلاح کیلئے بھیجا جائے جو ساری دنیا کے لئے آیا ہوا ہو۔

(۳) جو شخص وفات یافتہ ہو وہ کس طرح زندہ ہو کر دنیا میں آ سکتا ہے۔ حالانکہ خدا تعالےٰ صاف فرماتا ہے و حرام علی قریۃ اھلکناھا انھم لا یرجعون اس جگہ آپ نے متعدد دلائل سے ثابت کیا کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام وفات پا گئے۔

(۴) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور یہ دیوار ایسی بڑی دیوار ہے جو کسی طرح حضرت عیسٰے علیہ السلام کو آنے نہیں دیتی۔ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اس لئے بنایا کہ آپ کو خاتم الکتب دی۔ اگر کوئی نبی باہر سے آ جائے تو وہ دوسری کتاب کا پیروکار ہو گا اور اسی کی تعلیم کو لوگوں میں پھیلائے گا۔ لیکن یہ ہو نہیں سکتا۔

آنے والا امت محمدیہ میں سے آئے گا

اس امر کے متعلق کہ آنے والا اسی امت میں سے آئے گا۔ آپ نے مندرجہ ذیل دلائل دیئے۔

(۱) امت محمدیہ امت موسویہ کی مثیل ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا کہ ہم نے تمہاری طرف ایک ایسا رسول مبعوث کیا ہے جیسا رسول ہم نے فرعون کی طرف مبعوث کیا تھا۔ سو اس آیت کی رو سے ضروری ہے کہ جس طرح امت موسویہ میں ایک مسیح آیا تھا جو موسیٰ کا پیرو تھا۔ امت محمدیہ میں بھی ایک مسیح آئے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیرو ہو۔ چنانچہ آیت وعد اللّٰہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم میں کما کا لفظ صاف بتلا رہا ہے کہ جس طرح امت موسویہ کو خلیفہ (ابن مریم) دیا گیا تھا اسی طرح امت محمدیہ کو بھی دیا جائے گا۔

(۲) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح ابن مریم جو یہودیوں کی طرف مبعوث ہوئے تھے اور آنے والے مسیح ابن مریم کے دو مختلف حلیے بیان کئے ہیں اس سے ظاہر ہے کہ آنے والا ابن مریم پہلے ابن مریم سے مختلف اور اسی امت میں سے ہو گا۔ کیونکہ ایک شخص دو حلیے ایک ساتھ نہیں رکھ سکتا۔

(۳) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم امامکم منکم میں منکم کا لفظ صاف اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جس موعود کے آنے کی خبر دی گئی تھی وہ اسی امت کا ایک فرد ہو گا اور ... [illegible] آئیگا

تقریر ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم

مکرم مولوی صاحب کی تقریر کے بعد جناب مولوی محمد یار صاحب عارف کی تقریر تھی مگر آپ تشریف نہ لا سکے آپ کی جگہ مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم نے تقریر کی جس میں آپ نے اپنی دن کی تقریر کے تسلسل کو جاری رکھتے ہوئے مخالفین سلسلہ کے بعض اعتراضات کے جواب دیئے

وفات مسیح کا انکشاف

پہلے تیرہ مجددین نے کیوں نہیں کیا؟

آپ نے اپنی تقریر میں مخالفین کے اس اعتراض کا جواب دیا کہ اگر درحقیقت حضرت عیسٰے علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں تو حضرت مرزا صاحبؑ سے پہلے تیرہ مجددین نے کیوں اس کو بیان نہیں کیا؟ اور کیوں ان پر اس سربستہ راز کا انکشاف نہیں ہوا؟

آپ نے فرمایا کہ ہم تیرہ مجددین کی مجددیت کے بے شک قائل ہیں لیکن ہم ان کو نبی اور مامورین نہیں مانتے اور نہ ہی خطا و نسیان سے محفوظ سمجھتے ہیں۔ مجدد کا کام یہ ہے کہ وہ رائج الوقت فتنوں کو دور کرے یا اگر کوئی خاص سوال اس کے زمانہ میں پیدا ہو جائے تو اس کا جواب دے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ تمام علوم و معارف۔ دقائق و حقائق اور تفاسیر پر حاوی ہوتا ہے

دوسرے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات و حیات کا سوال تو معارف و حقائق کا سوال بھی نہیں بلکہ ایک واقعاتی سوال ہے۔ اگر کسی واقعہ کے متعلق کوئی مجدد یہ کہے کہ یہ واقعہ اس طرح نہیں۔ اس طرح ہوا ہے۔ لیکن دراصل وہ اس طرح واقعہ نہ ہوا ہو جس طرح مجدد نے بیان کیا ہے تو محض مجدد کے کہنے سے وہ واقعہ اسی طرح نہیں بن جائے گا۔ آخر کس مجدد نے کہا ہے کہ زمین گول ہے۔ حضرت عیسٰے علیہ السلام سے پہلے کا بھی ایک واقعہ فرعون کی غرقابی کا ہے۔ لیکن کسی مجدد نے یہ کہا کہ اس کی لاش محفوظ ہے۔ اگر کسی مجدد نے الیوم ننجیک ببدنک لتکون لمن خلفک آیۃ کے یہ معنے نہیں لئے کہ فرعون کی لاش کو خدا تعالےٰ نے لوگوں کی عبرت کے لئے سڑنے سے محفوظ کر دیا تو اس سے یہ ثابت نہیں ہو گا کہ اس آیت کے یہ معنے ہی صحیح نہیں۔

مجددین مخصوص مسائل کو حل کرنے کے لئے آئے تھے اور انہوں نے ان کو حل کر دیا اس سے زیادہ نہیں۔ یہ تو واقعاتی لحاظ سے بحث ہوئی مجددین نے بعض ایسے مسائل کے سمجھنے میں بھی غلطی کھائی ہے جن کا ارکان اسلام سے زیادہ تعلق ہے۔ قرآن کریم کے حرف بحرف اور لفظ بلفظ پر ایمان رکھنا ایمان کا جزو اعظم ہے اور یہ ایک دینی مسئلہ ہے لیکن تیرہ سو سال کے تیرہ مجددین اس بات کے قائل ہیں کہ قرآن کریم کی آیات منسوخ ہو سکتی ہیں اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کا عظیم الشان کارنامہ ہے کہ آپ نے دنیا کو بتا کر بتایا کہ قرآن کریم کا کوئی شوشہ کوئی حرف اور کوئی لفظ بھی منسوخ نہیں ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ آج کوئی پڑھا لکھا مسلمان اس بات کو نہیں مانتا کہ قرآن مجید کی بعض آیات منسوخ ہیں۔

کیا جماعت احمدیہ کو انگریزوں نے مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کی خاطر کھڑا کیا ہے؟

ایک بات احراری بڑے شد و مد سے یہ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کو انگریزوں نے کھڑا کیا ہے اور ان کی غرض اس سے یہ تھی کہ مسلمانوں کے درمیان تفرقہ پیدا کیا جائے۔

اس کا جواب دیتے ہوئے محترم خادم نے فرمایا کہ غور کرنے کی بات ہے کہ احمدیوں نے کس طرح تفرقہ پیدا کیا ہے۔ خود یہ احراری جب کبھی جماعت احمدیہ کے مدمقابل آتے ہیں تو دعوے کرتے ہیں کہ دنیا کے چالیس کروڑ مسلمان ہمارے ساتھ ہیں۔ ادھر ان کو یہ بھی تسلیم ہے کہ مسلمانوں کے بہتر ۷۲ سے زیادہ فرقے ہو چکے ہیں۔ وہ خود ہی غور کریں کہ احمدیت نے ۷۳ فرقوں کو صرف دو فرقے بنا دیا یہ تفرقہ ہے یا ۷۲ کے ۷۲ ہی رہتے یہ تفرقہ ہے۔ اگر بالفرض احمدیت کو انگریزوں نے ہی کھڑا کیا تھا تو پھر تو ان کو انگریزوں کا شکر گذار ہونا چاہیئے

باقی رہا یہ امر کہ انگریزوں نے یہ جماعت قائم کی تو اس کا جواب یہ ہے کہ کیا کوئی احراری ثابت کر سکتا ہے کہ انگریز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو کوئی خطاب دیا۔ کوئی زمین دی۔ کوئی جاگیر دی۔ کوئی انعام دیا؟ روپے پیسے سے مدد کی؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت بنا کر تمام دنیا سے لڑائی مول لی اگر انگریزوں کی طرف سے کسی صلہ کی امید نہ تھی تو آخر آپ کو کیا ضرورت تھی کہ اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالتے اور تمام دنیا سے جھگڑا مول لیتے

جامعۃ المبشرین میں قاری کی ضرورت

جامعۃ المبشرین میں ایک اچھے قابل قاری کی ضرورت ہے جو زیر تعلیم مبلغین کو قرآن پڑھا سکے اور تلاوت کی مشق کرا سکے۔ اگر کسی دوست کو خوش الحان اور قابل قاری کا علم ہو تو وہ براہ مہربانی پتہ دیں۔ الاؤنس حسب قابلیت معقول دیا جائیگا۔

پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ ضلع جھنگ

موافق لٹریچر

ضرورت ہے ایسی کتب اور رسائل کو جمع کرنے کی جن میں مخالفین کی طرف سے احمدیت کے حق میں کچھ لکھا گیا ہے ایسی کتب کے اسماء اور ان کا پتہ جات سے جو احباب واقف ہیں وہ مہربانی کر کے وکالت دیوان کو لکھیں۔

وکیل الدیوان

(۲) سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریروں میں انگریزوں کو دجال قرار دیا ہے۔ کیا یہ بھی اسی انگریز ہی کی شرارت تھی؟

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمام عمر کسی افسر سے۔ کسی گورنر۔ کسی ڈپٹی کمشنر وغیرہ سے نہیں ملے۔ اگر یہ سازش تھی۔ تو کس طرح؟

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انگریزوں کے خدا کو مار دیا۔ کیا یہ بھی انگریزوں کی شہ پر تھا؟

(۵) کیا چاند سورج کو بھی انگریز نے ہی گرہن لگایا تھا؟ طاعون بھی انگریزوں نے ہی جاری کی تھی؟ زلزلے بھی انگریز ہی کی حکمت عملی سے آئے تھے؟ سعد اللہ لدھیانوی کے ہاں اولاد بھی انگریزوں نے ہی بند کرائی تھی؟

مخالفوں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا ایسے ہی اعتراضات کی بنیاد پر وہ جماعت احمدیہ کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق انگریزوں کے خیالات بیان کرتے ہوئے بتلایا۔ کہ ائی۔ ایم۔ سی کے سیکرٹری مسٹر والٹر نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق ایک کتاب لکھی۔ اور اس میں لکھا کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ لکھا ہے۔ کہ موجودہ حالات میں جہاد ملتوی ہے۔ ایسی عبارتوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مرزا صاحب آہستہ آہستہ اپنی جماعت کی طاقت کو بڑھا رہے ہیں۔ اور ایسے فقرات لکھ کر حکومت کو مغالطہ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ تاکہ موقعہ ملنے پر وہ جماعت کو حکومت سے بھڑا دیں۔ اور اس عرصہ میں حکومت غافل بیٹھی رہے۔ اس لئے حکومت کو چاہیئے۔ کہ وہ جماعت پر گہری نظر رکھے۔ آپ نے بتلایا۔ کہ خود انگریز تو ہمارے متعلق یہ خیالات رکھتے ہیں۔ لیکن ہمارے مخالف یہی کہے جا رہے ہیں۔ کہ اس جماعت کو انگریزوں نے کھڑا کیا ہے۔

تقریر جناب خواجہ غلام نبی صاحب گلکار

جناب خادم صاحب کی تقریر کے بعد محترم خواجہ غلام نبی صاحب گلکار نے "افغانستان کشمیر و صوبہ سرحد میں اسرائیلی آباد ہیں" کے موضوع پر ایک دلچسپ اور محققانہ لیکچر دیا۔ جس میں آپ نے سینکڑوں مثالیں دے کر ثابت کیا۔ کہ بیسیوں قبائل افغانستان۔ کشمیر اور صوبہ سرحد میں ایسے موجود ہیں۔ جن کے وہی نام ہیں جو بائیبل میں بنی اسرائیل کے قبیلوں کے منقول ہیں۔ اور سینکڑوں ایسی جگہیں ہیں۔ جن کے نام بائیبل میں بھی موجود ہیں۔ ان سے پتہ ملتا ہے کہ وہ جگہیں جو ان علاقوں میں انہوں نے آباد کی ہیں۔ ان کے نام یا تو انہوں نے اپنے ناموں پر رکھ لئے ہیں یا ان مقاموں کے نام پر ان کا نام رکھا ہے۔ جہاں وہ پہلے آباد تھے۔

آپ کی تقریر بہت پُر از معلومات تھی۔ اور بہت دلچسپی سے سنی گئی۔ آپ نے اپنی تحقیق کو چھپوانے کا بھی وعدہ کیا ہے۔

تقریر مولانا جلال الدین صاحب شمس
انچارج تالیف و تصنیف

آپ کی تقریر کے بعد جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس انچارج صیغہ تالیف و تصنیف ربوہ نے احباب جماعت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی خریداری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہجرت کے بعد جماعت کی طرف سے اس امر کا بے حد تقاضہ تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور سلسلہ کے دوسرے لٹریچر کو چھپوایا جائے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے نظارت تالیف و تصنیف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کو دوبارہ چھپوانا شروع کیا ہے۔ اور اس وقت تک ایک درجن کے قریب کتابیں چھپ چکی ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ جماعت نے ان کی خریداری کی طرف اتنی توجہ نہیں کی۔ جتنی کرنی چاہیئے تھی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ابھی بہت سا سٹاک نظارت کے دفتر ہی میں پڑا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی اہمیت کے پیش نظر احباب کو ان کی خریداری کی طرف اپنی توجہ پوری طرح مبذول کرنی چاہیئے۔

تقریر مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب
ناظر دعوۃ و تبلیغ

مکرم شمس صاحب کی تقریر کے بعد جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے بہت موثر طریقہ سے جماعت کو تبلیغ کی طرف توجہ دلائی اور اسی سلسلہ میں احباب جماعت کو خصوصیت سے نشر و اشاعت کے ہفتہ وار رسالہ "التبلیغ" کی توسیع اشاعت کی طرف بھی توجہ دلائی۔ جس کے نتیجہ میں اسی وقت بعض مخیر احباب نے کافی رقوم "التبلیغ" کو چلانے کے لئے پیش کر دیں۔

جناب شاہ صاحب مکرم کی تقریر کے بعد دوسرے روز کا تیسرا اجلاس ختم ہوا۔

مہتمم مال و زعماء صاحبان انصار جماعت احمدیہ

پہلے بھی توجہ دلائی جا چکی ہے۔ کہ چندہ انصار ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ لیکن ابھی تک بہت سی مجالس انصار اللہ کے مہتمم صاحبان مال و زعماء صاحبان نے اس کی پوری طرح پابندی شروع نہیں کی۔ ان کا چندہ انصار اللہ باقاعدہ مرکز میں نہیں پہنچ رہا۔ اور بعض کا چندہ بالکل آنا ہی شروع نہیں ہوا۔ بذریعہ اس اعلان کے مہتمم صاحبان مال و زعماء صاحبان انصار کو پھر تاکید کی جاتی ہے۔ کہ وہ ارکین سے باقاعدہ چندہ انصار وصول کر کے ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھیجکر بمد امانت مرکزیہ انصار اللہ داخل خزانہ کرتے رہیں۔

زعماء صاحبان اس امر کے ذمہ وار ہوں گے کہ وہ جائزہ لے لیا کریں۔ کہ مہتمم صاحب مال نے فراہم شدہ چندہ انصار ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیا ہوا ہے۔ اور رسید پڑتال رجسٹر پر دستخط کیا کریں۔ ورنہ بے قاعدگی کی صورت میں ہر دو عہدہ دار

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

ہے فقط قرآں ہی دنیا میں کتاب زندگی

(از حسن رہتاسی صاحب مرحوم)

ہے فقط قرآں ہی دنیا میں کتاب زندگی
کھولتا ہے جس کا ہر اک لفظ باب زندگی

اس کی کس رشان تھی ورنہ میں کہہ دیتا اسے
ماہتاب زندگی یا آفتاب زندگی

اس بشر کی زندگی پر موت آ سکتی نہیں
اس صحیفہ سے کرے جو اکتساب زندگی

کر نہ سکتا تھا سکندر خواہش آب حیات
پیتا اس چشمہ سے گر اک گھونٹ آب زندگی

مر چکی تھی ساری دنیا پھر نئے سر سے کیا
جس نے زندہ وہ یہی تو ہے سحاب زندگی

[illegible] دنیا تو وہ تاریک تھی
یوں ہی رہتی گر نہ چڑھتا آفتاب زندگی

ہاں ذرا ہم کو بتا دے کوئی بھی اہل کتاب
ایسا جس کے پاس ہو کامل نصاب زندگی

زندگی قرآن پر ہو موت بھی قرآن پر
مومنوں کا ہے یہی لب لباب زندگی

دے رہے تھے درس جب فضل عمرؓ بولے حسن
چھیڑتے ہیں یوں خدا والے رباب زندگی

نماز کی حقیقت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "کہ نماز اصل میں دعا ہے۔ نماز کا ایک لفظ جو بولتا ہے وہ نشانہ دعا کا ہوتا ہے۔ اگر نماز میں دل نہ لگے۔ تو پھر عذاب کے لئے تیار رہے۔ کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ سوائے اس کے کہ ہلاکت کے نزدیک خود جاتا ہے۔ اور کیا ہے۔ ایک حاکم ہے۔ جو بار بار اس امر کی ندا کرتا ہے۔ کہ میں دکھیاروں کا دکھ اٹھاتا ہوں۔ مشکل والوں کی مشکل حل کرتا ہوں۔ میں بہت رحم کرتا ہوں۔ بے کسوں کی امداد کرتا ہوں۔ لیکن ایک شخص جو مشکل میں مبتلا ہے۔ اس کے پاس سے گذرتا ہے۔ اور اس کی ندا کی پرواہ نہیں کرتا۔ نہ اپنی مشکل بیان کر کے طلب امداد کرتا ہے۔ تو سوائے اس کے کہ وہ تباہ ہو اور کیا ہوگا۔ یہی حال خدا تعالےٰ کا ہے۔ کہ وہ ہر وقت انسان کو آرام دینے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ اس سے کوئی درخواست کرے۔ قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے۔ کہ نافرمانی سے باز رہے۔ اور دعا بڑے زور شور سے کرے۔ کیونکہ پتھر پر پتھر بڑے زور سے پڑتا ہے۔ تب آگ پیدا ہوتی ہے۔ الی دبک یومئذ ن المستقر اس آیت کو قیامت پر چسپاں کرنا غلطی ہے۔" (فتاوی احمدیہ)

احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا فرمان کو بار بار پڑھیں اور اپنے اندر نماز کی حقیقت پیدا کر کے فائدہ اٹھائیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

قادیان ——— اور ——— ربوہ

(از عبدالسلام صاحب ہاشمی آف گولیکی ضلع گجرات)

— "قادیان میں خدا تعالیٰ کا عظیم الشان مامور پیدا ہوا۔ جو عمر بھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں ترانے گاتا رہا۔ اور اسلام کی ترقی کے لئے آستانۂ احدیت پر گریہ زاری کرتا رہا۔ قادیان میں اللہ تعالیٰ کا زندگی بخش پیغام نازل ہوا۔ قادیان کا چپہ چپہ اللہ تعالیٰ کے نشانات کا حامل ہے۔

— ربوہ نے دیارِ مسیح سے نکلے ہوئے اور لٹے ہوئے قافلہ کو پناہ دی۔ اس بنجر اور بے آب وگیاہ میدان کو خدا تعالیٰ کے مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مثیل اور خلیفہ نے دار الہجرت قرار دیا۔ یہ مقام بابرکت ہے۔ کیونکہ یہاں پر بہت سی بابرکت ہستیاں موجود ہیں۔"

— ربوہ کو قادیان کا نعم البدل قرار نہیں دیا جا سکتا نعم البدل تو الگ رہا۔ بدل بھی نہیں کہا جا سکتا۔ تاہم خدا تعالیٰ نے ربوہ کے لئے جو اعزاز و اکرام مقدر کر رکھا تھا۔ وہ اسے حاصل ہو گیا۔ اور اس نے اسکی خاص شان اور وقعت قائم کر دی ہے۔ ایسی وقعت جس نے اس کا درجہ قادیان کے بعد قرار دے دیا ہے۔

قادیان وہ مقدس بستی ہے۔ جسے موعود کل ادیان خدا تعالیٰ کے مامور اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عاشق صادق کی ولادت کا شرف حاصل ہوا۔ جہاں خدا تعالیٰ کے اس مقدس بندہ نے پرورش پائی۔ جس کے سپرد اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور دنیا کی ہدایت کا فرض کیا گیا۔ جہاں جری اللہ فی حلل الانبیاءؑ نے اپنی جوانی کا زمانہ مقدسین کے رنگ میں ایسے مطہر اور پاکیزہ طریق سے بسر کیا۔ کہ جب خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنی مخلوق کی اصلاح کے لئے مامور فرمایا۔ تو آپ کو یہ اعلان کر دینے کا بھی ارشاد فرمایا۔ کہ فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ افلا تعقلون کہ میں نے اپنی عمر کا کافی حصہ تم میں گذارا ہے۔ تم میری صداقت معلوم کرنے کے لئے اس پر غور کیوں نہیں کرتے۔ اور پھر آپ نے اپنے الفاظ میں اسے اس طرح پیش فرمایا۔

"تم کوئی عیب۔ افترا یا جھوٹ یا دغا بازی کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے"۔ "کون تم میں ہے جو میرے سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے"۔ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲)

پھر قادیان وہ مقدس مقام ہے۔ جہاں آپؑ نے سالہا سال دنیا سے کلیتہً منقطع ہو کر اور صرف قوت لایموت پر بسر کر کے وہ مجاہدات اور ریاضتیں فرمائیں۔ آستانۂ الوہیت پر سربسجود ہو کر اس قدر گریہ زاری کی۔ عرش الٰہی کو جنبش میں لانے کے لئے ایسی ایسی دردانگیز التجائیں کیں اور رحمت الٰہی میں جوش پیدا کرنے کے لئے وہ وہ جتن کئے۔ کہ آخرکار آپ کے لئے درِ قبولیت کھول دیا گیا۔ اور خدا تعالیٰ نے آپ کی یہ پکار سن لی۔ ؎

شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

ہاں قادیان وہ قادیان ہے جہاں خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب اور پیارے بندہ پر اپنے افضال کے دروازے کھولے اور اسے ماموریت کا خلعت پہنا کر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس پر بے اختیار آپ کے منہ سے نکل گیا۔ ؎

تیرے کاموں سے مجھے حیرت ہے اے میرے کریم
کس عمل پر مجھ کو دی ہے خلعتِ قرب و جوار

اور اس احسانِ عظیم پر انتہائی تذلل کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ؎

کرمِ خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار
یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگاہ میں تیری کچھ کم نہ تھے خدمتگذار

اور فضل بیکراں کے شکریہ میں اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہوئے نعرہ بلند کیا ؎

جو ہمارا تھا وہ اب دلبر کا سارا ہو گیا
آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہو گیا

پھر اسی قادیان میں بیٹھ کر آپ سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ اقدس میں آپ کے بے مثال اور بے شمار کمالات کے اظہار میں۔ آپؐ کے لازوال محاسن اور محامد کے بیان میں آپؐ کے بے نظیر فیوض اور برکات کے ذکر میں اور آپؐ کے رحمۃ للعالمین ہونے کے ثبوت میں وہ وہ ترانے گائے۔ اور ایسے ایسے راگ الاپے۔ کہ کائنات کا ذرہ ذرہ وجد میں آ گیا۔ اور ہر سعید روح جھوم گئی۔ آپؑ ہی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح میں فرمایا ؎

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

اور مستانہ لے میں کہا ؎

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے

پھر قادیان ہی وہ مقدس مقام ہے۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سالہا سال خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہوتی رہی۔ اور آپ نے دنیا کو مخاطب کر کے علی الاعلان فرمایا۔ ؎

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

یہ بارش کی طرح وحی حق جو آپ پر نازل ہوتی رہی۔ ماننے والوں کے لئے بشارات اور منکرین کے لئے انذارات کا باعث بنی۔ تازہ بتازہ نشانات اور سماوی برکات کی حامل ٹھیری۔ اور آپ کی صداقت آسمان اور زمین سے گونج اٹھی ؎

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

پھر اسی قادیان میں بیٹھ کر آپ نے قرآنی معارف و حقائق کے دریا بہائے۔ اور وجد میں آ کر فرمایا ؎

نظیر اسکی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے
بہارِ جاوداں پیدا ہے اسکی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

اسلام کی برکات اور محاسن کو اجاگر کیا۔ روحانی اندھوں کو آنکھیں دیں۔ تا وہ اسلام کے خوبصورت چہرہ کو دیکھ سکیں۔ اور روحانی بہروں کو کان دیئے۔ تاکہ وہ قرآن کے معارف سن سکیں۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے اسلام کے منکروں اور اسلام کے دشمنوں کے جھوٹے ناپاک اور گندے اعتراضات رد کئے۔ ان کے بدترین حملوں کا مردانہ وار اندفاع کرتے ہوئے فتح نصیب جرنیل کی طرح ان پر ایسے ایسے بھرپور وار کئے۔ کہ وہ شکست خوردہ ہو کر بھاگ نکلے۔ اور آپ کا یہ فتحمندانہ اعلان آج تک فضا میں گونج رہا ہے ؎

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

پھر قادیان ہی وہ مبارک مقام ہے۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اور موعود اولاد پیدا ہوئی۔ اس نے حقیقی اسلام کے گہوارہ میں پرورش پائی اور خدا تعالیٰ کے دین کی منادی کرنے میں معروف رہی۔ وہی اولاد جس کے متعلق آپ نے خدا تعالیٰ کے حضور ان الفاظ میں ہدیہ تشکر پیش فرمایا۔ ؎

تیری اے ہادی سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسلِ سیدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پھر یہ شرف بھی قادیان کو ہی حاصل ہے۔ کہ اس کے سپرد خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب اور پیارے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دلارے کا جسد عنصری بطور امانت کیا۔ اور قیامت تک اسی کی حفاظت کا ذمہ دار ٹھیرایا۔

یہ ہے قادیان کی نہایت مختصر اور کچھ مجمل الفاظ میں حقیقت مگر یہ بھی یہ اندازہ لگانے کے لئے کافی ہے۔ کہ ہر احمدی کی نگاہ میں قادیان کی کتنی وقعت اور کس قدر احترام ہے۔

لیکن خدا تعالیٰ نے قادیان کے طفیل اور اسی کی وساطت سے جو اعزاز و اکرام ربوہ کو عطا فرمایا ہے۔ اس کی بھی بڑی شان اور بڑی عظمت ہے۔

وہ خطۂ ارضی جسے ربوہ کہلانے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ ۱۹۴۸ء سے قبل کیا تھا؟ ایک بے آب و گیاہ شور و بنجر زمین جسے متعدد ناکام تجربوں اور کوششوں کے بعد سرکاری کاغذات میں مردہ اور ناقابل پیداوار قرار دے کر چھوڑ دیا گیا تھا۔ جہاں چھوٹی چھوٹی سنگلاخ اور سبزہ سے قطعی طور پر محروم پہاڑیوں اور چھوٹی چھوٹی کانٹے دار جھاڑیوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ جہاں سے رات کے وقت بغیر حفاظتی سامان کے گزرنا یا کسی اکیلے دکیلے کا وہاں پہنچ جانا موت کے منہ میں جانے کے مترادف تھا۔ جہاں اس شدت کی گرمی پڑتی۔ اور اس قدر جھلس دینے والی لو چلتی کہ کسی ذی روح کے لئے اس کا برداشت کرنا مشکل تھا۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم فرمودہ مرکز احمدیت قادیان میں ایسے حالات پیدا ہو گئے۔ کہ مرکزی جماعت اور مرکزی اداروں کو وہاں سے کوچ کر جانے پر مجبور کر دیا گیا۔ تو دیارِ مسیحؑ سے نکلنے کے بعد اس لٹے ہوئے قافلہ نے جہاں پہنچ کر مستقل قیام کی داغ بیل ڈالی۔ وہ یہی جگہ تھی۔ اور اسی کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت سے مشورہ کر کے پاکستان میں جماعت احمدیہ کا مرکز بنایا۔

یہ شرف اور یہ اعزاز کوئی معمولی نہیں۔ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس ویران۔ اجاڑ اور متروک قطعہ کی جو نہ معلوم کتنی صدیوں سے اس حالت میں پڑا تھا۔ اور نہ معلوم کس وقت خدا تعالیٰ کے کونسے نیک اور پیارے بندوں کے قدم اس پر پڑ کر اسے برکات الٰہی حاصل کرنے کے قابل بنا چکے تھے۔ اس کی سن لی اور اپنی شان کریمی سے اسے وہ درجہ عطا کر دیا۔ کہ رہتی دنیا تک وہ معزز و مکرم سمجھا جائے گا۔ ہر احمدی اسے مبارک اور محترم یقین کرے گا۔ اس کی زیارت موجب ثواب سمجھے گا۔ آئندہ نسلیں اس کی

تقدیس اور احترام قائم رکھنا۔ اس کی آبادی بڑھانا اور اس کی شان و شوکت میں اضافہ کرنا اپنا مذہبی فرض خیال کریں گی

پھر ربوہ ہی وہ مبارک بستی ہے۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس خاندان نے رہائش اختیار کی۔ وہ مقدس خاندان جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضرت ام المومنین مدظلہا العالی بنفس نفیس موجود ہیں۔ اور آپ کی مبشر اولاد موجود ہے۔ ان تمام برکات کے ساتھ جن کا ذکر خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے قلم سے ان کی وضاحت اپنی تحریروں میں فرمائی۔

پھر یہی وہ ربوہ ہے۔ جہاں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں سے براہ راست روحانیت کے لبالب جام پینے والی آپ کے مبارک لبوں سے روحانی کلمات سننے والی اور آپ کے ذریعہ روحانی تربیت حاصل کرنے والی زندہ ہستیاں موجود ہیں۔ جو اپنا ہر لمحہ ریاضت اور عبادت میں گزار رہی ہیں۔ جو دن رات خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء میں مصروف رہتی ہیں۔ اور جو اپنی فوگر سجدات پیشانیاں ربوہ کی خاک پر رکھ کر وہ نشانات ثبت کر رہی ہیں۔ جنہیں دنیا کی کوئی طاقت نہ مٹا سکے گی اور جو ایک دن نہایت عظیم الشان شکلوں میں رونما ہوں گی۔

پھر یہی وہ ربوہ ہے۔ جہاں دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی اصل تعلیم اور صداقت کو پہنچانے کے انتظامات کئے گئے اور زیادہ سے زیادہ کئے جا رہے ہیں۔ پیاسی روحوں میں آب حیات تقسیم کرنے کی بحد امکان کوششیں جاری ہیں۔

ان امور نے ربوہ کو ایک مقدس اور مبارک مقام قرار دے دیا ہے۔ پس مبارک ہیں وہ انسان جو اس کے اعزاز و اکرام میں حصہ لیں اور جس رنگ میں بھی ممکن ہو۔ اس میں شرکت اختیار کریں۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

وصیت نمبر ۱۳۲۰۵ حلیمہ بیگم زوجہ میاں محمد اشرف قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ایکہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد حلیمہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد محمد اشرف خاوند موصیہ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ۔

وصیت نمبر ۱۳۲۰۶ ماسٹر غلام رسول ولد حسن محمد قوم چھیمہ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۵۹/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد ماسٹر غلام رسول احمد آباد اسٹیٹ گواہ شد میاں محمد اشرف جماعت احمدیہ احمد آباد اسٹیٹ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

بہترین ہتھیار

(۱) تفسیر کبیر خود بھی خریدیئے اور اپنے دوستوں کو بھی اس تحفہ کو حاصل کرنے کے لئے تحریک کیجئے

(۲) اسلام اور ملکیت زمین اور نیو ورلڈ آرڈر کمیونزم کے خلاف دو بہترین ہتھیار ہیں۔ ان کو خرید کر ان کے ذریعہ تبلیغ کے جہاد میں آپ کمیونزم کے حامیوں پر فتح حاصل کر سکتے ہیں۔

(۳) مطبوعات تحریک جدید مکتبہ تحریک جدید ربوہ سے حاصل کیجئے۔

(ناظم مکتبہ تحریک جدید)

صنعتی و تجارتی اطلاعات

کراچی کے تین بڑے ڈاکخانوں میں ۵ دسمبر ۵۱ء سے شبانہ کام شروع کر دیا ہے۔ اگر یہ تجربہ کامیاب ثابت ہوا۔ تو اسے مشرقی اور مغربی پاکستان کے دوسرے اہم شہروں میں بھی جاری کیا جائے گا۔

حکومت نے فوری نفاذ کے ساتھ غیر امریکی علاقہ حساب سے جس میں خلیج فارس شامل ہے۔ ڈامر کولتار اور معدنی تارپین کی رسد کو عام کھلے لائسنس نمبر ۲۳ کے تحت کر دیا ہے۔

اکتوبر ۱۹۵۱ء میں نجی حساب پر بحری راستہ سے غیر ملکی تجارت میں پاکستان کا توازن تجارت ۳ء۳۵ کروڑ روپیہ کی حد تک ناموافق رہا۔

جن برآمد کنندگان کو ۲۹ فروری ۱۹۵۲ء تک کام آنے والے چھ ماہ کے برآمدی لائسنس جاری کئے گئے تھے۔ وہ اگر مذکورہ تاریخ ختم ہونے سے قبل پورے ابتدائی کوٹے کی برآمد کا ثبوت فراہم کریں۔ تو ابتدائی کوٹوں کے ۱۵ فی صدی حصہ تک مزید لائسنس جاری کئے جائیں گے۔

پاکستان پٹ سن کی صنعت کے لئے ۱۹۵۲ء تک چھ ہزار کرگھے حاصل کریگا۔

محکمہ صنعت ریاست بہاولپور کو تازہ اور خشک میوہ کے علاوہ پاکستان سے برآمد کی جانے والی اشیاء کے بارے میں ساخت کے سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے نامزد کیا گیا ہے۔

غیر ملکی تجارتی ترقی کی کونسل کا تیسرا اجلاس ۸ و ۹ اور ۱۰ جنوری ۱۹۵۲ء کو ڈھاکہ میں ہوگا۔

حکومت پاکستان نے ادویہ کی جانچ کرنے کا ایک معمل قائم کرنے کی منظوری دی ہے۔ جس کی وجہ سے پاکستانی قانون ادویہ پر عملدرآمد کے سلسلہ میں بہت سی دشواریاں دور ہو جائیں گی۔

مرکزی حکومت نے چٹاگانگ کے پورٹ کمشنروں اور بندرگاہ کے ملاحوں اور مزدوروں کی انجمن کا تنازعہ تصفیہ کے لئے صنعتی ٹریبونل کے سپرد کر دیا ہے۔

موصی صاحبان توجہ فرمائیں

"جو موصی صاحبان تحریک ستمبر کے ماتحت اپنے چندے بھجواتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنا چندہ سکرٹری صاحب مال کو دیتے وقت اپنے حصہ آمد کی تفصیل بھی خود دیں۔ جو موصی حصہ آمد کی تفصیل نہیں بتاتے۔ ان کا حصہ آمد وصول نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے وہ بقایادار بنتے جاتے ہیں۔ مقامی سکرٹری صاحبان کو بھی چاہیئے کہ موصیوں سے ایسی رقم وصول کرتے وقت حصہ آمد کی تعیین کروا لیا کریں۔ تاکہ ان کے حساب کا تصفیہ کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ اور نہ ہی موصیوں کو دفتر وصیت کے خلاف شکایت کا موقع ملے۔ (سکرٹری مجلس کارپرداز)

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوایا کریں

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد ارسال فرمائیں۔ کہ اخبار باقاعدہ ارسال خدمت ہو سکے۔ جن احباب کی قیمت ختم ہو گئی ہے اگر اُن کی طرف سے قیمت موصول نہ ہوئی۔ تو اُن کی خدمت میں اخبار روانہ نہیں ہو سکے گا۔

ہند چینی میں کمیونسٹوں کے حملہ کا شدید خطرہ

لنڈن ۵ جنوری۔ "ڈیلی میل" کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے واشنگٹن کے اعلیٰ ترین فوجی اور سفارتی حلقے ہند چینی میں چینیوں کی مدد سے نئے اشتراکی حملہ کے خطرہ پر بہت ہی تشویش کا اظہار کر رہے ہیں۔ فرانسیسی افسروں نے برطانیہ اور امریکہ دونوں ہی کو متنبہ کیا ہے کہ آئندہ تین مہینوں کے دوران میں اس حملہ کا خطرہ ہے۔ جمعرات کو اقوام متحدہ میں مسٹر وشنسکی نے ذکر کیا تھا کہ "ایسا وقت آسکتا ہے کہ جب چین کی جنوبی سرحدوں پر حالات نئی شکل اختیار کر لیں"۔ اس بیان سے ان خطرات کو مزید تقویت حاصل ہو جاتی ہے۔

مسٹر وشنسکی کا گذشتہ چند دنوں کا ریکارڈ یہ ہے کہ وہ مبہم فقروں میں روس کے ماتحت ممالک کے اقدامات کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں۔ اس لئے ان کی یہ بات کافی معنی خیز تصور کی جانے لگی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ جنوبی چین میں اشتراکی فوجوں کی تعداد کم از کم اڑھائی لاکھ ہے۔

یہاں ویٹ نام ریڈیو کے حوالہ سے بتایا جا رہا ہے کہ بڑے پیمانے پر چینی امداد طلب کرنے کے سلسلہ میں خود ویٹ منہ میں آراء کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ویٹ منہ کے کمانڈر انچیف یہ امداد طلب کرنے کے حق میں ہیں کیونکہ تنہا ویٹ منہ کی فوجیں فرانسیسیوں کو ہند چینی سے نہیں نکال سکتیں۔ (اسٹار)

گورنر جنرل کا دورہ مشرقی پاکستان

کراچی ۴ جنوری۔ ہز ایکسی لنسی مسٹر غلام محمد گورنر جنرل پاکستان اپنے ذاتی عملہ کے ساتھ گورنر جنرل کے خاص ہوائی جہاز میں دوشنبہ ۷ جنوری کو ماری پور ہوائی اڈہ سے ڈھاکہ روانہ ہوں گے بحیثیت گورنر جنرل یہ ان کا مشرقی پاکستان کا پہلا دورہ ہو گا۔

امید کی جاتی ہے کہ ۲۰ جنوری کو گورنر جنرل کراچی واپس آجائیں گے۔

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج لاہور

۶ جنوری ۱۹۵۲ء — ۴۰۔۱ بعد دوپہر

کالج سٹاف روم

مقالہ نگار۔ مولانا صلاح الدین احمد ایڈیٹر ادبی دنیا

موضوع۔ "اردو شعر میں نعت کا آغاز و ارتقاء"

زیر صدارت ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ایم۔اے پی۔ایچ۔ڈی۔ اصحاب ذوق سے شرکت کی التماس ہے۔

المعلن۔ محمد علی معتمد بزم اردو

اینگلو ایرانی تنازعہ میں اصلاح کا امکان

لنڈن ۵ جنوری۔ مذاکرات کے لئے بنیاد کے طور پر جو اصول عالمی بنک نے پیش کئے تھے انہیں ڈاکٹر مصدق نے نامنظور کر دیا ہے تاہم یہ سمجھا جا رہا ہے کہ حالات میں اصلاح کے امکانات ختم نہیں ہوئے۔ ذمہ دار حلقے اس پر زور دے رہے ہیں کہ اس وقت عالمی بنک کا جو مشن ایران میں ہے اس کی نوعیت محض تحقیقاتی ہے۔ اور اسے تیل کے تصفیہ کے متعلق شرائط پر گفتگو کرنے یا کسی تجاویز پیش کرنے کا اختیار نہیں ہے (اسٹار)

موٹر اسپرٹ اور مٹی کے تیل کی ہندوستانی درآمد

نئی دہلی ۵ جنوری۔ موجودہ مالی سال کے نصف اول میں ہندوستان کی غیر ملکی تجارت کے سلسلہ میں ۱۲،۵۲،۰۰،۰۰۰ گیلن موٹر اسپرٹ اور ۱۴،۰۷،۰۰،۰۰۰ گیلن مٹی کا تیل درآمد کیا گیا۔ موٹر اسپرٹ ۸،۰۵،۰۰،۰۰۰ گیلن ایران سے ۲،۴۰،۰۰،۰۰۰ گیلن جزائر بحرین سے ۱۱،۰۰،۰۰۰ گیلن سعودی عرب سے ۱۸،۰۰،۰۰۰ گیلن سنگاپور سے اور ۱،۵۰،۰۰،۰۰۰ گیلن سماٹرا سے درآمد ہوا۔ مٹی کا تیل ۵،۰۰،۰۰،۰۰۰ گیلن ایران سے ۲،۱۴،۰۰،۰۰۰ گیلن جزائر بحرین سے ۱،۴۲،۰۰،۰۰۰ گیلن سعودی عرب سے اور ۴۹،۰۹،۰۰۰ سماٹرا سے درآمد کیا گیا۔ (اسٹار)

دمشق ۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک شامی السید مبارس جو اب سالو یڈر میں رہتے ہیں شام میں کاغذ بنانے کا ایک کارخانہ قائم کرنے والے ہیں۔

انہوں نے وزارت اقتصادیات کو مطلع کیا ہے کہ وہ اس کام میں ۵۰،۰۰،۰۰۰ شامی لیرا کا سرمایہ لگانا چاہتے ہیں۔ (اسٹار)

برطانیہ کو بہر حال اپنی فوجیں مصر سے نکالنی ہی پڑیں گی

پیرس ۵ جنوری۔ پیرس کے ایک مشہور اخبار نے مصری صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مصر کی کوئی حکومت لنڈن سے ایسا معاہدہ کرنے کی جرأت نہیں کر سکتی جس میں برطانوی فوج کے اخراج کے اصول کو تسلیم نہ کیا گیا ہو۔ موجودہ حکومت اور خود وزیر خارجہ ڈاکٹر محمد صلاح الدین پاشا نے واضح طور پر بتا دیا ہے کہ اگر اخراج کا فیصلہ ہو گیا تو برطانیہ کے خلاف دشمنی باقی نہیں رہے گی۔

اخبار مذکور نے آگے چل کر اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ موجودہ حالات بتاتے ہیں کہ مصر میں ایسے عناصر موجود ہیں جو یہ جانتے ہیں کہ ان کا ملک سوویٹ بلاک کا حلیف نہیں بن سکتا۔ لیکن حکومت نے روس سے مصلحتاً ساز باز کا جو سلسلہ کر رکھا ہے اس میں یہ خطرہ ضرور موجود ہے کہ عوام کے ذہن میں سوویٹ ملکوں سے تعاون کا خیال پیدا ہو سکتا ہے (اسٹار)

ماؤزے تنگ ماسکو میں سٹالن سے ملاقات کریں گے

لنڈن ۵ جنوری۔ لنڈن کے اخبار "ایوننگ نیوز" کا سفارتی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ یقین کیا جاتا ہے کہ ماؤزے تنگ اسٹالن سے ملاقات کے لئے یا تو عنقریب ماسکو جانے والے ہیں۔ یا وہاں پہنچ چکے ہیں۔ نامہ نگار مذکور کا کہنا ہے کہ اس سفر کا مقصد یہ ہے کہ کوریا میں التواء جنگ ہونے یا وہاں پر بڑے پیمانہ پر لڑائی چھڑ جانے کی صورت میں روسی اور اشتراکی چین کی پالیسی میں باہمی رابطہ قائم کیا جا سکے۔

تازہ ترین رجحانات سے پتہ چلتا ہے کہ چینیوں کے مقابلہ میں روسی کوریا میں جلد التواء جنگ کے زیادہ حق میں ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ پالیسی اقوام متحدہ میں اس روسی اقدام کے بھی مطابق ہے کہ کوریا میں التواء جنگ کے مذاکرات پر غور کرنے کے لئے حفاظتی کونسل کا ایک خاص اجلاس طلب کیا جائے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ اس اقدام کا مقصد یہ ہے کہ واشنگٹن میں چرچل ٹرومین کی ملاقات کے موقعہ پر روس کو پراپیگنڈے اور دوسری سفارتی سرگرمیوں کے زیادہ سے زیادہ مواقع ہاتھ آجائیں۔ (اسٹار)

سوڈان نیشنل فرنٹ کا پنڈت نہرو کے نام مراسلہ

خرطوم ۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ "سوڈان نیشنل فرنٹ" نے پنڈت نہرو کو ایک مراسلہ روانہ کیا ہے جس میں درخواست کی گئی ہے کہ اقوام متحدہ میں ہندوستان سوڈان کا معاملہ پیش کرے۔

اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ ملک کے عزائم پورے ہونے کے لئے مختلف سوڈانی جماعتوں کا باہمی اتحاد نہایت ہی ضروری ہے۔

پارٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ مصر کے مرتب کردہ سوڈانی دستور کو منسوخ یا معطل کیا جائے تاکہ استصواب پر اس کا ناگوار اثر نہ پڑے اور برطانیہ اور مصر سے کہا ہے کہ وہ اسکی کوشش کریں۔ کہ استصواب آزاد فضا میں عمل میں آئے

بیان میں یہ امید ظاہر کی گئی ہے کہ سوڈانی مسئلہ اس طور پر حل کیا جائے گا کہ مستقبل میں مصر اور برطانیہ کے دوستانہ تعلقات برقرار ہیں۔ (اسٹار)

مغرب مشرق وسطیٰ میں زیادہ مثبت پالیسی اختیار کرے گا

استنبول ۵ جنوری۔ مسٹر جارج میک گھی اس مہینہ میں انقرہ میں نئے امریکی سفیر کا عہدہ سنبھالنے کے لئے پہنچنے والے ہیں۔ جس کے نتیجہ کے طور پر یہاں اہم سیاسی اور اقتصادی سرگرمیوں کی توقع کی جا رہی ہے

ترکی کے اخبارات یہ رائے ظاہر کر رہے ہیں کہ امریکی سفارت کی یہ تبدیلی نیز ترکیہ میں برطانوی اور فرانسیسی نمائندگی میں بھی حالیہ تبدیلیوں سے پتہ چلتا ہے کہ جہاں تک مشرق وسطیٰ کا تعلق ہے مغرب اپنی پالیسی کی وسعت میں اضافہ کر رہا ہے

مسٹر میک گھی کے ورود میں استنبول کے غیر ملکی حلقے بھی گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔ ان حلقوں نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ مسٹر میک گھی نہ صرف ذاتی طور پر دفاعی اور اقتصادی امور میں دلچسپی لیں گے۔ بلکہ ان کے اپنا عہدہ سنبھالنے کے بعد تھوڑے ہی عرصہ میں مشرق وسطیٰ کے متعلق مغرب کی پالیسی زیادہ مثبت شکل اختیار کرے گی

یہاں کے اقتصادی حلقوں کا خیال ہے کہ مسٹر میک گھی کے تقرر کے ساتھ ہی ترکیہ کو امریکی امداد میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔ (اسٹار)

ترک مصری تعلقات کو بہتر بنانے کی اپیل

قاہرہ ۵ جنوری۔ ترک سفیر مصر مسٹر فواد توغے سے جب ترک عرب تعلقات کے متعلق استفسار کیا گیا۔ تو انہوں نے کہا کہ ترکیہ میں عرب ممالک اور خصوصاً مصر کے متعلق بہت اچھے جذبات پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ ترکیہ کے متعلق مصری احساسات ایسے نہیں ہیں۔ انہوں نے اخبارات کو تلقین کی کہ وہ دونوں ممالک کے باہمی تعلقات کو زیادہ بہتر بنانے کی کوشش کریں۔

اس سوال کے جواب میں کہ آیا ترکیہ نے شاہ مصر و سوڈان کی حیثیت سے شاہ فاروق کے نئے خطاب کو تسلیم کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انقرہ میں متعین نئے مصری سفیر احمد حقی بے کے کاغذات سفارت کو ترکیہ نے قبول کر لیا ہے۔ (اسٹار)

★ دمشق ۵ جنوری۔ روم کے شامی لیگیشن نے اطلاع دی ہے کہ تجارتی معاہدہ کے متعلق یہاں اطالوی حکام سے بات چیت شروع ہو گئی ہے (اسٹار)